مباحثہ و مکالمہ

مکاتیب

(۱)

برادر محترم جناب عمار خان ناصر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگست کے ''الشریعہ'' میں ''تہذیبی کشمکش کا نیا باب'' کے عنوان سے جناب خورشید احمد ندیم کا کالم ''بشکریہ روزنامہ دنیا'' شائع کیا گیا۔ ندیم صاحب نے بہت اہم موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ سنجیدگی اور متانت ان کے ہر کالم کی خصوصیات میں شامل ہیں۔ تاہم اپنے استاد محترم کی طرح ان کی تحریرات میں بھی بسا اوقات مبالغے اور انفعال کے مظاہر نظر آتے ہیں۔ مثال کے طور پر انھوں نے ہم جنس پرستی کے مسئلے پر امریکی عدالت عظمیٰ کے فیصلے کو ''تاریخ ساز'' قرار دیا ہے، بعینہ اسی طرح جیسے ۲۰۰۱ء میں جناب جاوید احمد غامدی صاحب نے فتوی پر پابندی کے حوالے سے بنگلہ دیش کی عدالت عالیہ کے فیصلے کو 'صدی کا سب سے اہم فیصلہ' قرار دیا تھا (حالانکہ اکیسویں صدی کا ابھی آغاز ہی ہوا تھا)۔ مغرب کے ساتھ تعامل کے مسئلے پر جس طرح ہمارا روایتی دینی طبقہ ایک انتہا پر کھڑا ہے اسی طرح جناب غامدی صاحب کا حلقۂ اثر بھی ایک دوسری انتہا پر کھڑا ہے۔ اول الذکر گروہ کا ردعمل اگر اس طرح کے مسائل میں طنز واستخفاف کی صورت میں ہوتا ہے تو موخر الذکر گروہ کا ردعمل بالعموم بہت زیادہ متاثر ہونے کی صورت میں ہوتا ہے، خواہ اس متاثر ہونے کے بعد وہ اس کا جواب دینے کی کوشش ہی میں مصروف نظر آئے۔

حقیقت یہ ہے کہ امریکی عدالت کا یہ فیصلہ انوکھا ہے نہ ہی تاریخ ساز، بلکہ یہ 'لادینی انسانیت'' (اگر secular humanism کے لیے یہ تعبیر قابل قبول ہو) کے بنیادی عقیدے کا محض ایک عملی تقاضا ہے۔ ندیم صاحب فرماتے ہیں:

> ''یہ الہامی روایت اور لبرل ازم کے درمیان جاری کشمکش کا فیصلہ کن موڑ ہے۔ انسان، سماج اور زندگی کے باب میں جوہری طور پر دو ہی نقطہ ہائے نظر رہے ہیں۔ ایک یہ کہ انسان خدا کی مخلوق ہے۔ یہ حق خدا کا ہے کہ وہ اس کے مقصد حیات کا تعین کرے اور اس کے ساتھ اس کے لیے آداب زندگی بھی طے کرے۔ یہ خدا ہی ہے جس نے انسان کی فطرت کو تخلیق کیا۔ فطرت میں خیر وشر کا تصور رکھا اور پھر اس تصور کی یاد دہانی کے لیے اپنے پیغمبروں کو مبعوث کیا۔ دوسرا نقطۂ نظر یہ ہے کہ انسان کسی خالق کی مخلوق نہیں۔ زندگی اصلاً ایک ارتقائی عمل ہے۔۔۔ انسان اس تبدیل شدہ